



سوال

(474) سور کے گوشت کی حرمت کی حکمت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سور کے گوشت کھانے کی حرمت میں کیا حکمت ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا اپنے علم سے احاطہ کیے ہوئے ہے اور اس کی رحمت، حکمت اور عدل ہر چیز سے وسیع ہے وہ اپنے بندوں کو ان کاموں کا حکم دیا ہے جو ان کیلئے دنیا و آخرت میں موجب سعادت ہیں۔ اس نے ان کیلئے ان پاک چیزوں کو حلال قرار دیا ہے جو ان کیلئے منفعت بخش ہیں اور ان ناپاک چیزوں کو حرام قرار دیا ہے جو ان کیلئے ضرر رساں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خنزیر کو حرام قرار دیا اور فرمایا کہ یہ ناپاک ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ لَأَجِدَنَّ فِي مَا أَوْحَىٰ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَحْنُونَ يَتَنَبَّهْ أَوْ دَنَا مَسْفُوحًا أَوْ نَحْمِ خَنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُعْلِنَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ... ۱۴۰ ... سورة الانعام

” (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ جو احکام مجھ پر نازل ہوئے ہیں میں ان میں کوئی چیز جسے کھانے والا کھائے حرام نہیں پاتا، بجز اس کے کہ وہ مردار جانور ہو یا بہتا ہوا لہو یا سور کا گوشت کہ یہ سب ناپاک ہیں یا کوئی گناہ کی چیز ہو کہ اس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔“

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ سور نجیست جانوروں میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی شان میں فرمایا ہے:

وَنَحْنُمُ عَلَيْهِمُ الْخَيْرُ ... ۱۵۷ ... سورة الاعراف

” اور وہ ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتے ہیں۔“

مشاہدہ سے ثابت ہے کہ اس کی غذا گندگی اور ناپاک چیزیں ہیں گندگی اور ناپاک چیزوں کو یہ بہت شوق اور رغبت سے کھاتا ہے اور گندی جگہوں ہی پر بسیر کرتا ہے۔ باخبر لوگوں کا کہنا ہے کہ سور کا گوشت کھانے سے پیٹ میں کیرٹے پیدا ہوتے ہیں۔ نیز اسے کھانے سے غیرت و حمیت اور پاک دامنی اور عفت میں کمی آ جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اس کے اور بھی بہت سے نقصانات ہیں۔ مثلاً یہ کہ اسے ہضم کرنا بہت مشکل ہے۔ یہ نظام ہضم کیلئے معاون رطوبتوں کو پیدا ہونے سے بھی روکتا ہے۔ باخبر لوگوں کی یہ باتیں اگر صحیح ہیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اسے نقصان دہ اور ناپاک ہونے کی وجہ سے حرام قرار دیا گیا ہے اور اگر یہ صحیح نہیں ہیں تو عقل مند کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی اس خبر پر



یقین رکھے کہ یہ ناپاک ہے اور اس بات پر ایمان رکھے کہ اسے کھانا حرام ہے اور اس کی حرمت میں جو حکمتیں پنہاں ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے کہ وہ ذات گرامی جس نے اسے پیدا کیا وہی زیادہ بہتر جانتا ہے کہ اس نے اس میں کیا کچھ ودیعت کیا ہے۔

أَلَّا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝۱۴ ... سورة الملك

”بھلا جس نے پیدا کیا وہ بے خبر ہے؟ وہ تو پلوشیدہ باتوں کا جاننے والا اور ہر چیز سے آگاہ ہے۔“

صداما عتدی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 3 ص 430

محدث فتویٰ